

فرضیت حج و قربانی

(از جناب مولانا احمد اللہ صاحب شیخ الحدیث رحمانیہ دہلی)

بیان فرضیت حج و احکام قربانی وغیرہ بیت اللہ کا حج اللہ پاک نے فرض کیا ہے۔ منکر فرضیت حج کافر ہے اور ناک گنہگار ہے۔ آخرت میں مواخذہ کی صورت

ہے۔ آیات و احادیث حج کے فرض ہونے پر موجود ہیں فرمایا اللہ پاک نے وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا وَّ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ ترجمہ لوگوں پر حج بیت اللہ لازم ہے۔ اللہ کیلئے عطاقت رکھتا ہے بیت اللہ کی طرف راستے کے (خرچ پر) اور جس نے انکار کیا اور کفر کیا (حج کے متعلق) اللہ پاک بے پرواہ ہے جہان کے لوگوں سے۔

اسلام کے پانچ رکن ہیں۔ شہادت و حدیث الہی کی۔ شہادت رسول اللہ کے رسول ہو سکی۔ نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ حج۔ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلَى اَرْبَعٍ شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ وَ اِقَامُ الصَّلَاةِ وَ اِيْتَاءُ الزَّكَاةِ وَ صَوْمُ رَمَضَانَ وَ حِجُّ الْبَيْتِ رواہ البخاری و نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اسلام کی بنیاد پانچ چیزیں ہیں۔ لا الہ الا اللہ اور شہادت رسالت محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ نماز پڑھنا دستگی سے۔ زکوٰۃ دینا۔ روزہ رمضان۔ حج کرنا اللہ کے مکان کا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ خطبہ سنایا ہم لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمْ الْحَجُّ فَحُجُّوا الْحَدِيثُ رواہ مسلم۔ اے لوگو تمہارے اوپر حج فرض کر دیا گیا۔ عن ابن عباس قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَجَّلُوا اِلَى الْحَجِّ يَعْنِي الْفَرِيضَةَ فَاِنْ اَحَدُكُمْ لَا يَدْرِي مَا يَعْزُضُ لَهٗ - تو غیب۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں حج فرض ادا کرنے کیلئے جلدی کرو۔ تم لوگوں کو نہیں معلوم آئے کہ کیا پیش آوے یعنی مال جاتا رہے بیماری موت پیش آ جاوے۔ تمام عمر میں ایک مرتبہ حج فرض ہے اس سے زیادہ ایک دو تین علیٰ ہذا القیاس نقل ہے فرض نہیں باعث ثواب ہے جو قدر چاہے حج کرے۔

ابو امامہ صحابی فرماتے ہیں جس شخص کو کوئی حاجت کھلی ہوئی یا بادشاہ ظالم یا بیماری (سخت) نورو کے اور مر گیا (بغیر حج کے ہوئے) یہودی نصرانی کی موت مر جاوے اگر چاہے دارمی۔ یہ حدیث حضرت علی سے بھی آئی ہے۔ قرآن شریف میں مَنْ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا آہ آہ ہے اس سے مراد راستہ کا خرچ ہے جو دور کے رہنے والے ہیں ان کے لئے سواری بھی اس میں داخل ہے۔ آل اولاد کو خرچ دینا واپسی تک یہ بھی اس میں داخل ہے فرض سے بھی فارغ ہو راستہ میں امن ہو۔ یہ شرطیں حج کی فرضیت کی ہیں۔

عورتوں کیلئے محرم کی بھی ضرورت ہے علاوہ خرچ کے۔ محرم یہ لوگ ہیں۔ باپ، بھائی، شوہر، بھتیجا، بھانجہ، پوتا،

نواسہ، چچا، نانا، دادا، رضاعت کے سبب سے بھائی، بھتیجا بھانجہ رضاعی باپ رضاعی چچا یہ کل محرم ہیں۔ اگر حملہ کی مومنہ مستقیمہ عورتیں رشتہ والی عورتیں دیندار اپنے محرموں کے ساتھ حج کے لئے جا رہی ہیں ان کے ہمراہی میں عورت ادمیر جو ان ہر ایک جا سکتی ہیں۔ یہ جماعت عورتوں کی جو ایمان والی دیندار ہیں محرم کے حکم میں ہیں۔ فتح الباری شرح صحیح بخاری میں اس مسئلہ کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ کا اسی طرف میلان ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ بھی اسی کے قائل ہیں ایک جماعت محققین کا یہ مذہب ہے۔

حج کی فضیلت | ایک صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کونسا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے آپ نے فرمایا اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔ کسی نے کہا پھر کیا آپ نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ کہا گیا پھر کیا؟ آپ نے فرمایا حج مبرور بخاری مسلم۔

حج مبرور یعنی حج نیکی والا جس میں دکھلانا سنانا، قصود نہ ہو گناہوں سے علیحدہ ہو۔ مال حلال ہو۔ خلوص نیت سے حج کو حج مبرور کا بدلہ جنت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایک عمرہ سے (دوسرے) عمرہ تک یہ گناہوں کا کفارہ ہے جو دو عمروں کے درمیان میں ہیں۔ اور حج مبرور کا بدلہ نہیں ہے مگر جنت۔ بخاری مسلم کی حدیث کے یہ لفظ ہیں۔
والحج المبرور لیس له جزاء الا الجنت۔

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حج اللہ فله یوفی ولہ یفسق رجعہ لیوم ولدتہ اہم بخاری مسلمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جو شخص اللہ کے لئے حج کرتا ہے گالی گلو ج بیہودہ نہیں بکتا اور گناہ کے کاموں سے پرہیز کیا (حج کے لئے) واپس ہوتا ہے۔ ایسا ہو جاتا ہے جس دن میں اس کی ماں نے اس کو جنا۔ یعنی گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے جیسے بچہ پیدائش کے وقت میں گناہوں سے پاک ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج کرو۔ حج گناہوں کو دھو دیتا ہے جس طرح پانی میل کو صاف کرتا ہے ترغیب ترہیب۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حج پہلے گناہوں کو دھوا دیتا ہے۔ مسلم

بیت اللہ بزرگ مکان ہے | زمین جس وقت پیدا ہوئی سب سے پہلے بیت اللہ کی جگہ پیدا ہوئی ایسا سمجھنا چاہئے کہ یہ جگہ زمین کی جڑ اور بنیاد ہے۔ جب تک زمین میں اس مکان کی حرمت قائم ہے زمین آسمان کا قیام ہے جب بیت اللہ ویران ہو جائیگا قیامت قائم ہو جائیگی اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے۔
جَعَلَ اللَّهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِلنَّاسِ ۗ وَاللَّهُ يَكُونُ بِأَعْيُنِنَا ۗ ذُرِّيَّتُكُمْ نَمُرُّ وَنُنَامُ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ
عمر و حج وغیرہ اس کے ذریعے سے قائم ہیں اور ایک معنی یہ بھی لوگوں کے قیام اور آبادی کا باعث ہے۔ آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے دو ہزار برس تک فرشتوں نے بیت اللہ کا حج کیا ہے۔ دنیا سے پہلے اللہ کی عبادت کا مکان بیت اللہ بنا یا گیا ہے اس مکان کو پہلے فرشتوں نے تعمیر کیا تھا زمرہ دسرخ کا تھا۔ جسکا بیان اس حدیث میں ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ پاک نے حکم بھیجا (حضرت) آدم علیہ السلام کی طرف۔ اے آدم اس مکان کا حج کرو موت آنے سے پہلے۔ آدم نے کہا موت کیا ہے اے رب میرے۔ اللہ پاک نے فرمایا غفرین موت کا مزرہ

چھوٹے کہا آدم علیہ السلام نے آل بلو لاد پر کس کو نگران مقرر کروں۔ اللہ پاک نے فرمایا زمین آسمان پہاڑ پر نگرانی پیش کرو۔ زمین آسمان پہاڑ پر پیش کیا کہ میرے آل اولاد کی نگرانی کرنا۔ ہر ایک نے انکار کیا۔ لڑکے نے نبی آدم کی قبول کی یعنی قابل جو قائل بائبل کا ہے اس کے بعد آدم علیہ السلام ہند سے حج کے لئے تشریف لے گئے۔ راستہ میں جس جگہ منزل کرتے تھے کھاتے پیتے تھے۔ اللہ پاک اس جگہ کو سبز کر دیتا تھا اور وہ جگہ آباد ہو جاتی تھی۔ اسی طرح بہ منزل کا حال ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ مکہ تشریف لائے۔ ملائکہ نے استقبال کیا اور کہا اے آدم السلام علیکم تمہارا حج نیک ہو یعنی قبول ہو۔ خبردار ہو اس مکان بیت اللہ کلج دو ہزار برس تم سے پہلے فرشتوں نے کیا حضرت انس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت بیت اللہ یا قوت سرخ کا تھا دو روزانے تھے (صاف شفاف تھا) طواف کرنے والے باہر سے بیت اللہ کے اندر کی چیزیں دیکھتے تھے۔ اندر والے باہر والے کو جو طواف کرتے تھے دیکھتے تھے آدم علیہ السلام عبادت حج سے فارغ ہو چکے کہا ہاں اے رب میرے ذیابا اللہ پاک نے جو حاجت ہو سوال کر دئیے جاوے گا آدم نے کہا میرے گناہ معاف کر دیجئے اور میری اولاد کی خطائیں۔ فرمایا اے آدم تیرے گناہ میں نے معاف کر دیے جب زمین پر گرے (گناہ کے سبب) لیکن تیری اولاد کے گناہ جس نے مجھ کو بچانا اور میرے اوپر ایمان لایا اور میری کتابوں اور رسولوں کی تصدیق کی اس کے گناہ میں معاف کر دوں گا۔ ترغیب ترہیب۔

حضرت جابر صحابی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کعبۃ اللہ کی زبان ہے اور دلب ہیں۔ اللہ پاک کے سامنے شکایت کی کہ اے رب میرے تیرے بندے میرے پاس کم آتے ہیں اور میری زیارت کرنے والے کم ہو گئے اللہ پاک نے فرمایا بیت اللہ سے میں ایک مخلوق پیدا کروں گا میرے لئے عاجزی کرنے والے ہوں گے محبت سے تیری طرف ٹوٹ پڑینگے جس طرح کبوتری محبت سے اپنے انڈے کی طرف آتی ہے۔ ترغیب۔ اس سے امت محمدی کی طرف اشارہ ہے۔ ترک زیارت سے زمانہ جاہلیت مراد ہے اللہ پاک کے ذکر سے زمین پڑ ہوگی۔ بیت اللہ کی زیارت کیلئے اس طرح ٹوٹ رہے ہیں جس طرح پروانے شمع پر ٹوٹ کر مرتے ہیں۔ واللہ اعلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں بیت اہم سے فائدہ حاصل کرو حج عمرہ طواف کر کے دو مرتبہ ویران ہوا تیسری مرتبہ کے بعد اٹھ جائیگا۔ ترغیب یعنی دنیا سے نیست و نابود ہو جائیگا جو باعث حسرت ہے۔ عنقریب ہی قیامت آجائگی۔

انبیاء اللہ کا حج کیلئے آنا
نوح علیہ السلام کے زمانہ میں طوفان کے سبب سے بیت اللہ اٹھایا گیا جو ملائکہ کا بنایا ہوا تھا۔ اسی طرح ٹیلہ کئی سو برس تک پڑا رہا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ تک۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام و اسمعیل علیہ السلام دونوں نے بنایا۔ اس کے درمیان میں جو انبیاء اللہ دنیا میں آئے برابر بیت اللہ کے ٹیلہ کا طواف کرتے رہے حضرت ہود علیہ السلام صالح علیہ السلام حج کرتے رہے۔ بیت اللہ کے تعمیر ہونے کے بعد بھی انبیاء اللہ برابر حج کرتے رہے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عسفان کے میدان میں حج کے وقت اپنے لئے فرمایا اے ابو بکر کون میدان ہے کہا ہے وادی عسفان ہے۔ آپ نے فرمایا ہود و صالح علیہما السلام اس عادی سے آئے

بیت اللہ کے حج کیلئے کعبل کے تہ بند بانوسہ ہوتے چلوریں کعبل کی دھاری دار اوٹسہ ہوتے جوان اونٹنی پر سوار تھے۔ اونٹ کی مہار کجھور کی رسیوں کی تھی۔ احمد بن حنبلی ترغیب۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ستر نبیوں نے مسجد خیف (سنہ میں) نماز پڑھی ان میں موسیٰ بھی ہیں۔ دو کعبل درموضع قطوان کے پہنے ہوئے تھے۔ اونٹ پر سوار احرام بانوسہ ہوتے تھے۔ اونٹ کی مہار پوست کجھور کی تھی ان کے دو گیسو تھے۔ من حدیث ہے طبرانی ترغیب۔ ابن عباس کہتے ہیں جب آپ اللہ مدینہ کے راستہ کے درمیان میں آئے آپ نے فرمایا یہ کون میدان ہے لوگوں نے کہا یہ وادی اندق ہے آپ نے فرمایا گو یا موسیٰ علیہ السلام کو میں دیکھ رہا ہوں بے بال ہیں کان میں انگلی ڈالے ہوئے لیکر انہر اللہ کی طرف جرح رہے ہیں۔ جب آپ میدان میں آئے آپ نے فرمایا گو یا میں دیکھ رہا ہوں یونس علیہ السلام کو ستر اونٹ پر کعبل کا جبہ پہنے ہوئے ہیں لیکر پکارتے ہوئے اونٹنی کی مہار پوست ترمہ کی ہے۔ ابن ماجہ سند صحیح ہے۔

مہینہ حج تین ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ۔ الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومَاتٌ مِّنْ فَرَضٍ فِيْهِنَّ الْحَجُّ فَلَا رَفْعَ وَلَا تَنْزِيْلًا وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ۔ الا یہ مہینہ حج معلوم کئے گئے ہیں جس شخص نے ان مہینوں میں احرام حج کا لازم لے لیا ہیں گالی گلو ج فحش بیہودہ کلام سے پرہیز کرے اور گناہ کے کام سے اور بڑے بھگڑنے سے حج کے وقت میں پرہیز کرے۔

حدیث شریف میں ان مہینوں کا بیان وارد ہے ماہ شوال۔ ذیقعد۔ ذی الحجہ ہیں۔ ابتداء شوال سے احرام حج حاجی بانوسہ سکتا ہے نویں تاریخ ذی الحجہ تک نویں دن دسویں رات میں حاضر عرفات کے میدان میں ہو جائے حج ادا ہوا۔ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجُّ عَشْرَةٌ ذِي الْحِجَّةِ عَشْرَةٌ۔ سنن

شوال سے پہلے حج کا احرام نہیں ہو سکتا۔ حج سال میں ایک مرتبہ ہے۔ عمرہ یہ بھی ایک عبادت اللہ کے واسطے ہے۔ سال بھر عمرہ کرنا درست ہے جب چاہے جس دن چاہے اس کے لئے کوئی وقت مخصوص نہیں۔ عمرہ میں چار رکن ہیں احرام بانوسہ۔ طواف بیت اللہ کرنا۔ سعی صفاء وہ کرنا۔ بال منڈانا یا تڑھانا۔ سال بھر میں چار مہینہ محرم ہیں۔ جب سے اللہ پاک نے زمین آسمان بنایا۔ ذی قعدہ۔ ذی الحجہ محرم۔ رجب۔ شکار کرنا۔ خود رو درخت کاٹنا۔ کسی آدمی کو ستانا۔ جنگ کرنا۔ کسی گناہ کا مرتکب ہونا حرم مکہ میں درست نہیں۔ کسی کی چیز کوئی گری پڑی ہو اس کا اٹھانا درست نہیں مگر وہ شخص کہ اعلان کرے کہ حاجی کو دیر سے بغض اللہ اس کا انتظام بادشاہ ابن سعود اید اللہ کے وقت میں خوب ہی ہے سوائے زمانہ سلف کے اس کی نظیر نہیں ملتی۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے۔ وَمَنْ تَرَدَّدَ فِيْهِ بِالْحَجِّ يَنْظُرْ نُنَاقِضْهُ عَدَاؤَ ابْنِ اٰلِیْمُوْہِ جو ارادہ کرے کہ بیت اللہ میں ظلم گناہ کرنے کا۔ ہم اس کو سخت عذاب درد والا پہنچائیں گے۔

ماہ ذی الحجہ مہینہ محرم ہی ہے اور مہینہ حج بھی ہے دو قسم کی اس کی بزرگی ہے اس کے دس دن اول بڑی بزرگی والے ہیں عن ابن عباس رَضِيَ اللهُ

عشرہ ذی الحجہ کی فضیلت

عَنْمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَيَّامٍ أَعْمَلُ الصَّالِحِ فِيهَا أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ يَعْنِي الْعَشْرَ قَالُوا أَيَّامَ رَسُولِ اللَّهِ وَلَا إِلْحَمَّا ذِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ وَلَا إِلْحَمَّا

فی سبیل اللہ الا رجل خرج بنفسه وقاله ثم لم يرجع من ذلك بشئ رواه البخاری وغیرہ
 ابن عباس کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں زیادہ محبوب اللہ عزوجل کے نزدیک کسی دن میں نیک عمل کرنا۔
 ان دنوں سے زیادہ یعنی دس روز ذی الحجہ سے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کیا جہاد بھی نہیں اللہ کی راہ میں۔ آپ نے فرمایا نہ جہاد کرنا
 اللہ کی راہ میں مگر وہ شخص مجاہد جو نکلا اپنے جان مال سے پھر کچھ بھی واپس نہ ہوا۔ یعنی وہ مجاہد جو خود بھی شہید ہوا گھوڑا وغیرہ بھی ہلاک
 ہوا۔ بیشک یہ مجاہد اور دنوں میں جہاد کریو الا ذی الحجہ کے دنوں سے بھی بہتر ہے۔ حاصل یہ ہے کہ ان دس دنوں میں روزہ رکھنا
 تلاوت قرآن کرنا نفل نمازات دن میں پڑھنا۔ سبحان اللہ لا الہ الا اللہ پڑھنا صدقہ خیرات کرنا لوگوں کے ساتھ سلوک کرنا اور
 زمانوں کے جہاد کرنے سے بھی زیادہ ثواب ہے۔

طبرانی کبیر میں سند حیرت سے حدیث آئی ہے اس کے لفظ یہ ہیں قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما من ایام
 اعظم عند اللہ ولا احب الی اللہ العمل فیہن من ایام العترة فاكثر وافیہن من التسبیح والتحمید
 والتقلیل والتسکبیرہ ترجمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں نہیں ہے کوئی دن عمل کرنا زیادہ فضیلت والا اللہ کے
 نزدیک اور نہ زیادہ محبوب اللہ کے نزدیک عشرہ ذی الحجہ سے کثرت سے ان دنوں میں سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ
 اللہ اکبر کا ذکر کرو۔

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من ایام احب الی اللہ ان یعبد
 لہ فیہا من عشر ذی الحجۃ یعدل صیام کل یوم منہا بصیام سنتہ وقیام کل لیلۃ منہا بقیام لیلۃ القدر
 رواہ الترمذی وابن ماجہ والبیہقی ونبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں نہیں کوئی دن زیادہ محبوب کہ عبادت کی جائے
 (اللہ کے لئے) عشرہ ذی الحجہ سے ہر ایک روزہ عشرہ ذی الحجہ کا ایک سال روزے کے برابر ہے اور قیام کرنا یعنی نفل پڑھنا
 ان راتوں میں شب قدر کی برابر ہے۔

ابن عباس کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی دن زیادہ بزرگی والا اللہ کے نزدیک اور نہ کوئی
 عمل کسی دن میں زیادہ محبوب اللہ عزوجل کے نزدیک ان دس دنوں سے کثرت سے پڑھو ان دس دنوں میں لا الہ الا اللہ۔
 اللہ اکبر۔ اور ذکر اللہ ہر دن کا روزہ ان دنوں میں برابر ایک سال روزے کے ہے اور (نیک) عمل ان دنوں میں سات سو
 سے زیادہ بڑھایا جاتا ہے۔ ترغیب۔

سعید بن جبیر تابعی عبادت نفل تہجد تسبیح تہلیل میں اس قدر کوشش کرتے تھے عشرہ ذی الحجہ میں کہ مکان سے کھڑے
 ہونے پر قدرت نہیں ہوتی تھی۔ حضرت انس صحابی فرماتے ہیں صحابہ خیال کرتے تھے کہ ہر دن ذی الحجہ کا ہزار دن کے برابر ہے
 اور عرفہ کا دن دس ہزار دن کے برابر ثواب و فضیلت میں یہی ترغیب۔ حضرت حفصہ فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم چار چیزیں نہیں چھوڑتے تھے عاشورہ کا روزہ یعنی دسوں محرم۔ دس روزے ذی الحجہ کے اور تین روزے ہر مہینہ میں۔
 اور دو رکعتیں صبح کے پہلے یعنی فجر کی سنتیں۔ احمد۔ نسائی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں روزہ عرفہ کے دن کا
 دو سال کے گناہ جھاڑ دیتا ہے۔ ایک سال گذرا ہوا اور ایک سال آئیوالا اور روزہ عاشورہ ایک سال گزرتے ہوئے کا

گناہ چھاڑ دیتا ہے یعنی گناہ معاف ہو جاتا ہے۔ مسلم ابوداؤد وغیرہ۔ کسی عذہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی عشرہ ذی الحجہ کا روزہ نہیں رکھا۔ حضرت عائشہ سے اس کے متعلق حدیث صحیح مسلم میں وارد ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے حاجیوں کو منع فرمایا جو عرفات میں موجود ہوں۔ دس روز ذی الحجہ کے روزے اکثر کے اعتبار سے ہے ورنہ عید کے دن روزہ رکھنا منع ہے۔

پانچ روز سال بھر میں روزہ رکھنا منع ہے۔ ایک دن عید الفطر۔ دوسرا دن عید قربانی اور تین دن ایام تشریق یعنی

گیارہویں بارہویں تیرہویں تاریخ تک عید قربانی کے بعد

پہلی تاریخ ذی الحجہ سے تیرہویں تاریخ تک تکبیرات کی کثرت ہو نماز فرض کے بعد نفلوں کے بعد چلتے پھرتے گھروں بازاروں گلیوں جگہوں میں۔ حدیث مرفوعہ۔ یہ بھی ثابت ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا۔ یہاں تک کہ مسجدیں گلی کو پنجہ بازار تکبیروں سے گونج جاویں۔ نویں تاریخ عرفہ کے دن نماز فجر سے تیرہویں تاریخ کے عصر تک تکبیر کہنے کی موقوف روایت عبد اللہ بن مسعود وغیرہ سے آئی ہے۔ عبد اللہ بن عمر صحابی اور ابو ہریرہ صحابی عشرہ ذی الحجہ میں بازار کی طرف جاتے تھے تکبیریں کہتے تھے اور ان کے ساتھ اور لوگ بھی تکبیر کہتے تھے۔ حضرت عمرؓ میں اپنے خیمہ میں تکبیر کہتے تھے ان کی تکبیر مسجد کے لوگ سنتے تھے یعنی مسجد نبیؐ میں وہ لوگ تکبیر کہتے تھے اور بازار والے تکبیر کی آواز بلند کرتے تھے یہاں تک کہ منی تکبیروں سے گونجتا تھا۔ عبد اللہ بن عمر تکبیر کہتے تھے منی کے دنوں میں اور نمازوں کے بعد اور فرش پر اپنے خیمہ میں اپنے مجلس میں چلتے پھرتے ان دنوں میں یعنی دسویں گیارہویں تیرہویں ذی الحجہ کو۔ حضرت یمونہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی صاحبہ تکبیر کہتی تھیں قربانی کے دن۔ اور عورتیں تکبیریں کہتی تھیں مردوں کے ساتھ مسجد میں نماز کے بعد (صحیح بخاری)

سلمان فارسی صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تکبیر کہو اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر

لا الہ الا اللہ واللہ اکبر واللہ الحمد۔ حضرت عمرو بن مسعود سے اس طرح ثابت ہے۔

پہلی تاریخ ذی الحجہ چاند دیکھنے کے بعد سے تاخن ترشوانا۔ زیر ناف کے بال لینا لبوں کو ترشوانا سر کے بال منڈانا

ترشوانا بغل کے بال لینا ناک کے بال لینا ہر ایک ممنوع ناجائز ہے جو قربانی کا ارادہ رکھتا ہے مردہوں یا عورتیں۔ عن

ام سلمہ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل العشر وارد بعضکم ان یضعی فلا یس

من شعرہ وبشرہ شیئا و فی روایۃ فلا یأخذن شعرہ ولا یقلن ظفرا و فی روایۃ من رای ہلال ذی الحج

واراد ان یضعی فلا یأخذن شعرہ ولا من الخفازہ رواہ مسلمہ ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے

ہیں جبہ عشرہ ذی الحجہ داخل ہوا اور بعض تمہارا قربانی کا ارادہ رکھتا ہو وہ نہ چھوئے اپنے بال بدن سے کوئی چیز۔ ایک

حدیث میں ہے ہرگز نہ لیوے اپنے بال اور نہ ناخن ترشولے اور ایک حدیث میں ہے جو شخص چاند دیکھے ذی الحجہ کا اور قربانی

کا ارادہ رکھتا ہے وہ نہ لیوے اپنے بال اور نہ ناخن۔ جبکہ قربانی میسر نہیں وہ بھی حجامت نہ کراوے اس کی وجہ سے اللہ

پاک اس کو قربانی کا ثواب عنایت فرمایگا بعد قربانی کے حجامت کراوے۔

عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوت بوم الاضحی جعلہ اللہ

عبداللہ ذہ الامت قال لہ رجل یارسول اللہ ارایت ان لعا جدا لامنیحة انی افاضی بما قال لا
ولکن خذ من شعرك واطفرك وبقص شاربک وتخلق عانتک فتام اضعیتک عند اللہ رواہ ابو داؤد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قربانی کا دن اس امت کی عید اللہ نے کی ہے ایک آدمی نے کہا اگر قربانی چھو
نے لے ایک جاو رو دھو والا عاریت کا ہے اس کو قربانی کروں آپ نے فرمایا نہیں اپنے بال اور ناخون لیلے اور شرخا اپنے
ہوں کو زینت کے بال لے لے تیری ہی پوری قربانی ہے۔

قربانی کرنا سنت ہو کہ ہے بعض علماء کے نزدیک واجب ہے اگر قربانی نہ کرے گا باوجود وسعت و فراخی کے گنہگار
ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی پر ہمیشہ دوام کیا ہے۔ دو جانور قربانی کرتے تھے ایک اپنی طرف سے اور اہل عیال
کی طرف سے اور ایک جانور اپنی امت کی طرف سے جو قیامت تک مومن مرد اور مومنہ عورتیں ہوں گے اللہ کی وصایت اور
رسول اللہ کی رسالت پر ایمان رکھتے ہوں گے اور شرک سے پرہیز کرتے ہوں گے۔ امت کو بھی چاہئے کہ آپ کی طرف سے قربانی
کرتے رہیں اللہ کے لئے۔ حضرت علیؓ کو آپ نے وصیت کی کہ اے علیؓ میری طرف سے قربانی کرتے رہنا۔ حضرت علیؓ برابر
قربانی رسول اللہ کی طرف سے کرتے رہے۔

عن حنشل قال رایت علیاً یضی بکبشین فقلت لہ ما ہذا فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اوصانی ان اضحی عند فاتنا اضحی عند رواہ ابو داؤد والترمذی۔ ابو ہریرہ سے مروی ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو وسعت رکھتا ہے قربانی کی اور قربانی نہ کیا ہمارے عید گاہ کے قریب نہ ہو۔ حدیث کے یہ لفظ
ہیں قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وجد سعة لان یضحی فلم یضف فلا یحضر مصلانا رواہ
الحاکم عوفو عاھکذا وصحیح وموقوفاً۔ ترغیب، حضرت علیؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
لو کو قربانی کر دو اور چاہتے رہو اللہ سے اس خون گرانے پر ثواب اس کا خون اگر چہ زمین پر گرتا ہے بیشک وہ خون اللہ کے
حفاظت میں واقع ہوتا ہے۔ (طہرانی ترغیب)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کرنا حکم فرمایا صحیحاً الخ قرآن شریف میں بھی قربانی کو بصدقہ امر فرمایا۔
فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ، نماز پڑھو اپنے رب کی اے نبی علیہ السلام اور قربانی کرو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قربانی کی خوشی نفس سے تو اس کے
خیال سے وہ قربانی پر وہ جو جائیگی آگ جہنم سے۔ طہرانی کبیر ترغیب۔

قربانی کی فضیلت

قربانی کے دن اللہ کے نزدیک قربانی سے بڑھ کر کسی اور نیکی نقلی کا ثواب نہیں عن عائشہ قالت قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما عمل ابن آدم من عمل النحر احب الی اللہ من اھراق الدم لیباقی یوم
القیامت یقرونها و اشعارھا و اظلا فھا وان الدم لیقطع من اللہ بمکان قبل ان یقتم بالارض
فطیبوا بما نفسارواہ الترمذی وابن ماجہ ہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ترغیب۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ نہیں عمل کرتا نبی آدم کوئی عمل دن قربانی کے کہ زیادہ محبوب ہو

اللہ کے نزدیک خون پہلنے سے۔ بیشک قربانی آئے گی (حضور الہی میں) قیامت کے دن اپنے سینگوں اور بالوں کہریوں کے ساتھ اور بیشک (قربانی) کا خون البتہ واقع ہوگا ہے اللہ کے نزدیک مرتبہ قبولیت میں زمین پر گرنے سے پہلے۔ خوش ہو جاؤ ان قربانیوں پر۔

زید بن ارقم صحابی کہتے ہیں صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یہ قربانی کیا چیز ہے آپ نے فرمایا یہ سنت ہے تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی۔ لوگوں نے کہا ہمیں اس میں کیا ثواب ہے آپ نے فرمایا ہر بال پشم کے بدلے میں ایک ایک نیکی (احمد و ابن ماجہ) بعض روایتوں میں یہ بھی آیا ہے پل صراط کے اوپر یہ قربانیاں تمہارے لئے سواریاں ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے خاطر کھڑی ہو جائی قربانی کے پاس حاضر ہو۔ بیشک جو قطرہ خون کا گرگا ہر ایک قطرہ کے بدلے میں تیرے ہر ایک گناہ کی مغفرت ہے۔ یہ قربانی قیامت کے دن مع گوشت خون کے لائی جائیگی۔ تیرے ترازو میں ستر سے زیادہ کئی درجہ۔ ابو سعید خدریؓ کہا یا رسول اللہ کیا آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خاص ہے یا عام مسلمانوں کے لئے ہے آپ نے فرمایا آل محمد کے لئے خاص اور تمام مسلمانوں کے لئے (مخلص ترغیب)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا سنگ ڈالنے ہوئے جانور سے ترمذی حدیث صحیح ہے۔ براہین غلاب صحابی فرماتے

قربانی کا جانور عیب دار نہ ہو

ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا چار چیز قربانی میں جائز نہیں انہما جانور جس کا اندھا ہونا ظاہر ہے۔ جس جانور کی بیماری ظاہر ہے اور جو جانور کھلا ہوا انگڑا ہے۔ لاغر جانور بے مغز۔ ترمذی حدیث صحیح ہے۔ عقبہ بن سلمیٰ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا قربانی میں اس جانور سے جس کا کان اکھڑا ہوا ہے سوراخ تک اور جس جانور کی سینگ ٹوٹی ہوئی ہے جڑ تک اور وہ جانور جس کی آکھ جاتی رہی۔ اور وہ جانور جو چل نہیں سکتا لاغری اور کمزوری کے سبب سے اور وہ جانور جو بے مغز ہے ڈبلا ٹوٹا ہوا۔ احمد ابو داؤد۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ جانور کے آکھ کان دیکھ لیوں نہ قربانی کریں اس جانور کی جس کا کان آگے سے یا پیچھے سے کٹا ہوا ہے یا کان پٹھا ہوا ہے یا اس کے کان میں گول سوراخ ہے۔ ترمذی حدیث صحیح ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر قربانی میڈھے کی ہے (ابوداؤد) ابوامامہ صحابی کہتے ہیں ہم لوگ قربانی کا جانور پال کے

قربانی کا جانور بہتر جانور ہونا چاہئے

موتانا کرتے تھے اور مسلمان بھی اسی طرح کرتے تھے۔ سنگ والا جانور خوب صورت چت کبرا سفید وغیرہ قربانی میں بہتر جانور ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا تذبحوا الا مسنة الا ان یعسر علیکم فتذبحوا جذعة من العنان رواہ مسلم وغیرہ۔ نذبح کرو مگر مسنہ اور اگر دشوار ہو تم پر تو ذبح کرو دنبہ۔ مسنہ سے مراد یہ ہے کہ دانٹ والا ہونا چاہئے۔ جو بکری دانٹی ہوئی نہیں اس کی قربانی درست نہیں۔

قربانی کرنیکا طریقہ

دسویں تاریخ ذی الحجہ کو جب ایک تیز آفتاب طلوع ہوا سوقت نماز عید پڑھنا سنون ہے

یعنی اخراق کے وقت مکان سے نکلیں کہتا ہوا بلند آواز سے عید گاہ میں جاوے۔ برابر تکبیر کہتا

ہوا دوسرے راستے گھر میں واپس آوے۔ عورتوں کو عید گاہ لیجا نا سنت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں اور آپ کے زمانہ کی مومنہ عورتیں صحابیات عید گاہ میں نماز کیلئے جاتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو عید میں لیجانیکا حکم فرمایا احادیث صحیحہ اس پر موجود ہیں۔ نماز عید کے بعد قربانی عید گاہ میں کرنا سنت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عید کی نماز پڑھ کر فارغ ہوتے تھے دو جانور میںندھا دنبہ بکری بکرا آپ کے سامنے لایا جاتا آپ قربانی کرتے نماز عید کے قبل کچھ نہیں کھاتے تھے۔ قربانی کر کے قربانی کا گوشت کھاتے تھے۔ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انکان یدبحر ویبصر بالمصلی رواہ البخاری۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کا جانور ذبح کرتے تھے اور عذر کرتے تھے عید گاہ میں۔ غرض کہتے ہیں قربانی کرنے کو۔ قربانی کا جانور قبلہ رخ ٹاکرا اس دعا کو پڑھنا چاہئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا پڑھی ہے۔ اوداؤد وغیرہ میں ہے۔ اِنِّی وَبِحَسْبِیْ وَبِحَسْبِیْ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِیْلَةِ اَبْرٰهٰمَ حَنِیْفًا وَّمَا اَکَلَمَنِ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلٰتِیْ وَنُسُکِیْ وَمِیْحَانِیْ بِنِعْمَةِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا اَشْرِکَ لَہٗ وَاِنِّ اِلٰکَ اُرْحٰوْثٌ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْکَ وَلِکَ پھر بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ذبح کرے پھر اس دعا کو پڑھے اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ فُلَانٍ اے اللہ قبول کر فلاں کی جانب سے۔ یعنی فلاں کی جگہ نام زبان سے کہے خلوص نیت کے ساتھ۔ قربانی کرتے وقت اللہ کی طرف دل کو رجوع کرے۔ محبت الہی میں رضائے الہی کے لئے قربانی کرے۔ مال حرام سے قربانی قبول نہیں ریا کاری دکھلانے سانے کی قربانی قبول نہیں۔ قربانی کے گوشت سے اور اس کے چمڑے سے اجرت قصاب کو دینا درست نہیں۔ قربانی کی کھال کو فروخت کرنا درست نہیں۔ قربانی کا چمڑا صدقہ کر دیا جائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چمڑا اور جھل صدقہ کر دیا تھا۔ (بخاری مسلم)

گائے کی قربانی میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں اونٹ میں دس آدمی شریک ہو سکتے ہیں ترمذی وغیرہ۔ بکری میں گھر بھر

ایک قربانی کے جانور میں کتنے شریک

شریک ہو سکتے ہیں۔ عن عطاء بن یسار قال سئلت ابا یوب الانصاری کیف کانت الضحایا فیکم علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کان رجل فی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم یضعی بالشاءۃ عند وعن اہل بیتہ۔ فیا کلون ویطعمون حتی باہمی الناس فضاوکما تری رواہ ابن ماجہ والترمذی وصحیحہ عطاء کہتے ہیں میں نے سوال کیا ابویوب انصاری سے کس طرح قربانی تم لوگوں کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھی۔ کہاتے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک بکری اپنی طرف سے اور گھروالوں کی طرف سے کرتے تھے اور کھاتے کھلاتے تھے یہاں تک کہ اب لوگ فخر کرنے لگے جس کو تم دیکھتے ہو زیادہ قربانی کوئی کرے خالص نیت سے رضائے الہی میں بہت بہتر ہے حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سواٹھ کی قربانی کی اور ایک گائے اپنی بیویوں کی طرف سے قربانی کیا تھا۔ صحیح مسلم میں یہ موجود ہے۔

ابلاغ صحابی فرماتے ہیں بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قربانی کرتے تھے دو ہینڈے موٹے تازے سینگ والے سفید بچت کہے خریدتے تھے جب نماز عید پڑھتے تھے خطبہ سنتے ایک جانور آپ کے سامنے لایا جاتا تھا اور آپ عید گاہ ہی میں کھڑے ہوتے اسکو ذبح کرتے تھے اور فرماتے تھے یہ قربانی میری امت کی طرف سے ہے جن لوگوں نے اسے اللہ تبارک و تعالیٰ کی گواہی دی (شکر سے بچے) اور میرے رسول ہونے کی گواہی دی۔ پھر دوسرا جانور سامنے لایا جاتا تھا اس کو ذبح کرتے اور فرماتے ہ محمد اور آل محمد کی جانب سے ہے۔ پھر گوشت کھلاتے مسکینوں کو اور خود بھی کھاتے اور آل و اولاد کو اپنی کھلاتے دونوں قربانیوں سے۔ میت احمد حدیث حسن ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نضحی کیا ہوا دو جانور خریدے کیا ایک اپنی طرف سے اور آل و اولاد کی طرف سے اور ایک امت کی جانب سے قربانی کیا۔ احمد ابو داؤد۔

قربانی کے گوشت کے تین حصہ کریں ایک حصہ محتابوں کو۔ اور عزیز رشتہ دار دوست احباب کو کھلاویں ایک حصہ خود کھاویں۔ ایک حصہ اگر ذخیرہ جمع کرنا چاہیں گوشت کو سکھا کر رست ہے۔ قربانی کے گوشت کے لئے آپ نے فرمایا فکلوا مما بئد الکم و اطعموا و ادخروا۔ اصحلم۔ کھاؤ جو کچھ چاہو۔ اور لوگوں کو کھلاؤ۔ ذخیرہ جمع کرو۔ دوسری حدیث میں ہے۔ کھاؤ جو کچھ چاہو۔ قربانی کا گوشت فروخت نہ کرو۔ کھاؤ کھلاؤ صدقہ کرو۔ اس کے چمڑے سے فائدہ اٹھاؤ۔ فروخت نہ کرو۔ احمد۔

مردے کی طرف سے قربانی کرنا چاہئے حضرت علیؑ والی حدیث اور پرنڈنگی **مردے کی طرف سے قربانی کرنا** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور وصیت کیا کہ اسے علیؑ میری طرف سے قربانی کیا کرنا۔ رسول اللہ کے انتقال کے بعد بلا حضرت علیؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قربانی کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی امت کی طرف سے قربانی کی۔ امت میں زندہ مردہ اور جو قیامت تک ہونے والے ہیں کل کو شامل کرتے مردے کی طرف سے جو قربانی کی جاوے اس کا گوشت صدقہ کر دیا جاوے اور اگر خود بھی کھاوے درست ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں قربانیوں سے گوشت کھایا کرتے جو آپ اپنی طرف سے اور آل و اولاد کی طرف سے کیا کرتے تھے اور جو امت کی طرف سے قربانی کرتے تھے منہ امام احمد کی حدیث میں صاف طور پر یہ موجود ہے۔

قربانی کے دن دسویں تاریخ عید کا دن قربانی کا بڑا بزرگ دن ہے۔ اس دن روپیہ پیسہ صدقہ خیرات کرنے میں اتنا ثواب نہیں ہے جقدر خون بہانے میں ثواب ہے یعنی قربانی کرنے میں (ترغیب ترہیب) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ فریضہ کھانے پینے کے دن ہیں اور ذکر اللہ کے دن ہیں۔ یہ دن مسلمانوں کی عید کے دن ہیں عید میں بھی بالاتفاق قربانی کرنا درست ہے نماز عید پڑھ کر قربانی کرنا چاہئے قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کان ذبح قبل الصلوة فلیعد منفع علیہ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز عید کے پہلے ذبح کرے وہ دوبارہ قربانی کرے۔ حامل یہ سنت کے مطابق جب عید ہوگی اس کے بعد قربانی کر سکتا ہے۔ شہر قصبہ دیہات کے لوگ کل نماز عید کی پڑھیں اور قربانی کریں۔ رسول اللہ نے فرمایا اسے لوگوں کو ہر ایک گھر والوں پر قربانی ہے۔ ترمذی ابو داؤد نسائی۔ نماز قربانی کی جلدی پڑھنا چاہئے اور نماز عید لفظ میں کچھ دیر کرے کچھ ہرج نہیں۔ مشکوٰۃ و سلام علی المرسلین والحمد لله رب العالمین ۵۔